



وبائی امراض اور حفاظتی تدابیر تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

Preventive Measures Against Infectious Diseases and the Teachings of The Prophet (S.A.W)

Dr. Muhammad Abubakar Siddique *

Research Associate, Islamic Research Index, AIOU Islamabad

Prof. Dr. Shah Mueen ud Din Hashmi **

Chairman Department of Seerat Studies, AIOU Islamabad

ABSTRACT

Humanity has been suffering from epidemics since ancient times. Infectious diseases are sometimes caused by the excesses and imbalances of human society and sometimes by changes in the nature. We can find some traces of epidemics in the Prophetic and Righteous Caliphs era, which shows that natural disasters also existed in the Prophetic era and efforts were also made during the Prophet's time to prevent and eradicate epidemic diseases. In this regard there are clear teachings exist in the Qur'an and Sunnah. In the present era, the trend of Study of Sirah is increasing day by day. Therefore, it has become an important need to clarify the usefulness and meaningfulness of Sirah in relation to contemporary issues. Based on this, the study of Sirah is very important in the field of epidemic diseases. We have recently faced Corona pandemic and medical science guidelines for preventing corona have been implemented by the governments. Although it was a purely medical problem and medical experts/scientists have done a lot of work on it. But the similarity between the instructions given by medical experts/scientists and the teachings of the Qur'an and Sunnah demands the deep study of Islamic teachings on epidemic diseases to clarify the usefulness of these teachings in the current situation. The study of precautionary measures to prevent infectious diseases, in the light of the teachings of the Prophet, is also important in the sense that there is a scholarly debate on the conflict between science and religion in the present age. This is the age of the rise of medical science, so the question that has rightly arisen in the minds of educated people is, how similar are the facts proved by medical science and Islamic teachings? Are these facts consistent with or contradictory to Islamic teachings? This is a long discussion; this article is only the study of & comparison between the teachings of Prophet ﷺ on preventive measures against infectious diseases and the suggestions of modern medical science.

Keywords: preventive measures against infectious diseases, prophetic guidance regarding preventive measures, prophetic guidance regarding infectious diseases, infectious diseases & teachings of the prophet



تمہید

عصر حاضر میں متعدد اقسام کے وبائی امراض نے جنم لیا ہے اور ان امراض کے پھیلنے سے دنیا کی بڑی آبادی متاثر ہوئی ہے۔ ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک غرض دنیا کے تمام طبقات یکساں طور پر اس مسئلے کا سامنا کر رہے ہیں۔ میڈیکل سائنس نے تحقیقات کے نتیجے میں ان وباؤں سے تحفظ کے لیے کچھ ہدایات تجویز کی ہیں جنہیں مروجہ اصطلاح میں Preventive Measures کہا جاتا ہے۔ جدید میڈیکل سائنس کی تحقیقات کے نتیجے میں دی جانے والی تجاویز اور تعلیمات نبوی میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ متعدی یا وبائی امراض سے تحفظ کے لیے جو ہدایات موجودہ حالات میں دی جا رہی ہیں وہ اسلام کی عام تعلیمات ہیں۔ اس سے یہ ابتدائی مقدمہ تشکیل پاتا ہے کہ اسلام کے دیے ہوئے طور طریقے ایک صحت مند معاشرے کی ضمانت دیتے ہیں جو عام حالات اور وبائی امراض کے پھیلاؤ کے دنوں میں یکساں طور پر محفوظ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس مقدمے کی تحقیق کے لیے میڈیکل سائنس کی تجاویز اور تعلیمات نبوی کی مماثلت کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ یہ تحقیق موجودہ دور کے اہم فکری چیلنج سے بھی تعلق رکھتی ہے کہ مذہب اور سائنس میں باہم موافقت رکھتے یا کہ مختلف ہیں؟ کیا مذہب ہی تعلیمات جو کہ مسلم معاشرے میں رائج ہو چکی ہیں؛ سائنسی تحقیق ان کو درست ثابت کرتی ہے یا غلط۔ یہ تحقیق صرف حفاظتی تدابیر سے متعلق ہے کہ اس ضمن میں جدید تحقیقات اور نبوی تعلیمات کا باہمی تعلق کیا ہے۔

وبائی امراض کے زمانے میں ذہنی صحت و تندرستی کا تصور

کورونائیڈ ویرس لاحق ہونے والے مسائل میں ذہنی صحت کے مسائل نمایاں ہیں۔ جدید تحقیقات میں ذہنی صحت کے مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے جس کے مطابق وبا کے زمانے میں زندگی کی ترتیب متاثر ہونے کی وجہ سے اور وبائی ماحول کے نتیجے میں جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوئی ہے۔ کورونائیڈ ویرس سے غیر یقینی صورت حال نے مریض اور طبیب دونوں کو ذہنی تناؤ کا شکار بنا دیا ہے۔¹ بائیو میڈیسنٹرل کا مقالہ نگار وبائی ماحول کے خاتمے کے بعد ڈپریشن اور تناؤ سے نجات کے لیے تجویز کرتا ہے کہ عوامی سطح پر صحت کی ہنگامی صورت حال میں موت کے خوف کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ معاشرے میں ڈپریشن کی کمی کی صورت حال کم ہو۔ مقالہ نگار لکھتا ہے:

“The management of mental health after major public health events is important, and high-risk groups such as the elderly and healthcare workers should receive targeted interventions. In addition, the study suggests that methods for alleviating death anxiety must be included in plans to manage the psychological impact of public health emergencies.”²

محولہ بالا مقالہ نگار اس موضوع پر یہ تجویز دینے والے تہا نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی متعدد مقالہ نگاران نے ایسی ہی تجاویز پیش کی ہیں جس پر مستقل تحقیق کی جاسکتی ہے۔ جدید میڈیکل سائنس کی یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ وبائی امراض کے دنوں میں موت اور بیماری کی کیفیت سے انسانی

ذہن شدید طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی خوب صورتی یہ ہے کہ اسلام عام زندگی گزارنے کا جو معیاری نمونہ تجویز کرتا ہے اس میں اس طرح کے مشکل حالات سے نمٹنے کا نسخہ قبل از وقت موجود ہوتا ہے اور موت کا خوف نیز ذہنی تناؤ انسانی صحت کو زیادہ متاثر نہیں کرتے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو ان مصائب و مشکلات سے نمٹنے اور ان کے خوف سے محفوظ رہنے کا طریقہ بتلاتا ہے۔

مصائب و مشکلات کا قرآنی تصور

مصائب اور مشکلات انسانی زندگی کا حصہ ہیں جو جان و مال کے نقصان، بھوک، افلاس خوف، اور دیگر آفات وغیرہ کی شکل میں آتے ہیں۔ قرآن کریم میں ان مشکلات کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ انسان پر آنے والی مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تاکہ انسان اپنی ضائع ہو جانے والی نعمتوں پر غم زدہ نہ ہو اور مل جانے والی نعمتوں پر بھروسہ کر کے اپنی آخرت سے بے فکر نہ ہو جائے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ³ (ترجمہ کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے) (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔)

یعنی جب زمین والوں پر کوئی مصیبت آتی ہے یا تمہاری ذات کو کوئی مشکل پہنچتی ہے تو وہ پہلے سے اللہ کے علم میں ہوتی ہے اور انسان کی تخلیق سے پہلے لکھی ہوتی ہے کہ یہ فلاں مشکل یا مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ گویا اسلام یہ سکھاتا ہے کہ تقدیر کے لکھے سے انسان کسی صورت بچ نہیں سکتا لہذا اس کا سامنا کرنا ایک فطری حقیقت ہے۔ اس تصور کی وجہ سے مسلمان مصائب اور مشکلات کی وجہ سے زیادہ پریشان نہیں ہوتا اور صبر و ثبات قدمی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہونے والی ہے۔ اسلام نے جو تصور دیا ہے اس کے مطابق ان مصیبتوں اور آزمائشوں کے اترنے میں خود انسان کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ⁴ (ترجمہ: اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔) یعنی انسان کو جو مصائب اور مشکلات پیش آتے ہیں وہ اس کے برے اعمال کی وجہ سے ہیں۔ برے اعمال شرعی طور پر ممنوع افعال / گناہ وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں اور انسان کی بے اعتدالی اور صحت و صفائی کے معاملے میں بے احتیاطی بھی ہو سکتی ہے۔

وبائی امراض سے حفاظت کے لیے روحانی تدابیر کا تصور

انسانی زندگی میں آنے والی مشکلات کا مقابلہ کرنے اور ان سے بچنے کے لیے قرآن و سنت میں دو طرح کی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

(ii) ظاہری تدابیر

(i) روحانی تدابیر

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مختلف امراض اور مشکل حالات کی وجہ سے انسانی ذہن تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس تناؤ سے نکلنے کے لیے مناسب علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید میڈیکل سائنس میں اس موضوع پر بہت سی تحقیقات سامنے آئی ہیں کہ موجودہ حالات کی وجہ سے معاشرے پر نفسیاتی دباؤ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نفسیاتی دباؤ سے نکلنے کے لیے مختلف اقسام کی تھراپی تجویز کرتی ہے جس کے نتیجے میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ اس سے نفسیاتی دباؤ کم ہو گا۔ اگرچہ تجرباتی بنیادوں پر یہ بات ثابت ہے کہ تھراپی کے ذریعے نفسیاتی دباؤ کو کم یا ختم کیا جاسکتا ہے لیکن یہ طریقہ علاج ہر شخص کی دست رس میں نہیں ہے۔ اگر بیماری کی وجہ سے مخدوش حالات برقرار ہیں تو مریض مستقل طور پر بیماری میں مبتلا رہے گا۔ اس لحاظ سے تھراپی کو علاج کے طور پر تجویز کرنا قابل عمل نہیں ہے۔ ضرورت ایسے علاج کی ہے جو مستقل اور دیرپا ہو۔⁵ نفسیاتی دباؤ سے نکلنے کے لیے میڈیکل سائنس کی طرف سے دی گئی تجویز کے برعکس اسلام جس ضابطے پر تمام معاشرے کو لانا چاہتا ہے اس میں عبادات کا مکمل نظام دیا گیا ہے جو انسان کو نفسیاتی دباؤ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگرچہ ان عبادات کا مقصد انسان کو نفسیاتی دباؤ سے نکالنا نہیں ہے لیکن عبادات کے نظم کی مکمل طور پر پیروی کرنا ایسے اثرات کا حامل ہے کہ جس کی وجہ سے بیماری، مصائب اور پریشانی کے حالات انسان کو مایوس نہیں ہونے دیتے۔ اسی وجہ سے مسلم معاشرے طبعی طور پر ایسی آفات اور آزمائش کے ماحول میں بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور ان پر نفسیاتی دباؤ نسبتاً کم ہوتا ہے۔

مصائب اور مشکلات خواہ بیماریوں کی شکل میں ہوں یا کسی اور وبا کی صورت میں ان کا مقابلہ کرنے اور ان سے بچنے کے لیے قرآنی تعلیمات کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصائب انسان کی آزمائش کے لیے یا گناہوں کی سزا کے طور پر پیش آتے ہیں۔ قرآن ہمیں ان مصائب و مشکلات کے اسباب سے روشناس کروانے کے ساتھ ساتھ ان سے نمٹنے کا حل بھی بتاتا ہے۔ مصائب اور مشکلات خواہ وہ بیماریوں کی شکل میں ہوں یا کسی اور وبا کی صورت میں ہوں، ان کا مقابلہ کرنے اور ان سے بچنے کے لیے قرآن و سنت کی تعلیمات میں دعا اور استغفار کا طریقہ تلقین کیا گیا ہے۔

توبہ اور استغفار کی کثرت:

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ترجمہ: جو شخص کثرت سے استغفار کرے گا اللہ اس کے لیے ہر مشکل اور پریشانی سے نکلنے کی سبیل پیدا فرمادے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔“⁶ یہی مضمون قرآن کریم میں تقویٰ سے متعلق ارشاد ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ**⁷ (ترجمہ: اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو)۔ اس مقصد کے لیے رسول اللہ ﷺ نے استغفار کے کئی کلمات تلقین فرمائے ہیں۔ چند اہم کلمات استغفار یہ ہیں: سبحان الله وبحمده

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“⁸ (ترجمہ: میں اپنے تمام گناہوں کی معافی اللہ سے مانگتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔) اور اسی طرح یہ کلمات: ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“⁹ (اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں ہی ظلم کرنے والا ہوں۔) غم اور فکر میں دعا ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“:

غم اور فکر کو دور کرنے کا ایک روحانی علاج ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو بہت سارے غم اور بہت ساری فکریں گھیر لیں اسے چاہیے کہ وہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“¹⁰ (ترجمہ: مشکل لانے اور ہٹانے کی طاقت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے) کثرت کے ساتھ پڑھا کرے۔

مشکل کے وقت دعا اور مسنون اذکار کا اہتمام:

اسلام اپنے پیروکاروں کو روحانی عبادات کا ایسا نظام دیتا ہے جس کے نتیجے میں ان کا اللہ کی ذات سے روحانی تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ روحانی عبادات میں استغفار، ذکر الہی اور مسنون وظائف اور تلاوت شامل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکل وقت میں دعاؤں کا اہتمام کرنے کی تلقین کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ: ”میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“¹¹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عالی ہے: ترجمہ: ”دعا ایسی مصیبت کو ٹال دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔“¹²

نماز کے بعد مسنون وظائف کا اہتمام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روز و شب کے معمولات میں کچھ خاص دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے۔ ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ تینوں قل پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے جب کہ صبح اور شام کی نمازوں کے بعد تینوں قل تین تین بار پڑھنا بھی مسنون عمل ہے۔ اس عمل سے دونوں نمازوں کے درمیان کے دیکھے اور ان دیکھے فتنوں سے نجات ملتی ہے اور ان کی وجہ سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ کہہ کر یہ فرماتے ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“¹³ (ترجمہ: اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑا برکت والا ہے۔) یہ سلامتی اور برکت حاصل کرنے کے لیے اچھا عمل ہے اور عام حالات میں بھی مفید ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اپنا دایاں ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ“¹⁴ (ترجمہ: میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے علاوہ وہ کوئی معبود نہیں ہے وہ رحمان اور رحیم ہے اے اللہ تو مجھ سے فکر اور رنج و غم کو دور فرما۔) پریشانی اور مصیبت کے وقت انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور دعا مانگنے اور استغفار کے اعمال اہمیت کے حامل ہیں۔ اسلامی

**Preventive Measures Against Infectious Diseases and the
Teachings of The Prophet (S.A.W)**

نظریہ کی رو سے چونکہ پریشانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اس لیے سب سے مؤثر اور قابل اطمینان ہتھیار تو یہ ہے کہ اللہ سے ہی دعا کی جائے اور بیماری بھیجنے والی ذات جس طرح بیماری بھیجنے پر قادر ہے وہ رحم کر کے اس سے نجات بھی دے سکتی ہے۔ اس طرح انسان کو قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے اور مایوس کن حالات میں بھی وہ خوش اور مطمئن رہتا ہے۔

اس کا دوسرا پہلو نفسیاتی ہے کہ جس طرح مذہب سے دور رہنے والے افراد وبائی امراض کے عالم میں نفسیاتی دباؤ کا شکار اور زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں اور انہیں نفسیاتی دباؤ سے نکلنے کے لیے طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح سے دین کے پیروکار اس نفسیاتی دباؤ کا شکار نہیں ہوتے اور انہیں نفسیاتی علاج کی ضرورت نہیں پڑتی۔

سوتے وقت مسنون اعمال و اذکار:

رات کے اعمال میں رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑتے تھے۔ آپ نے اپنی امت کو تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، جس کا مفہوم ہے: جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو پہلے اپنا بستر اپنے کپڑے سے جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کی بے خبری میں بستر پر کیا چیز آگئی ہو۔¹⁵ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین مرتبہ قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونکتے تھے اور ان ہاتھوں کو اپنے جسم کے سارے حصوں پر پھیرتے تھے۔¹⁶ آپ ﷺ کا یہ عمل بہت اہم ہے۔ موجودہ وبا کے بعد جدید میڈیکل سائنس کے ماہرین کی طرف سے جو تجاویز دی گئی ہیں ان میں لباس کی صفائی بھی شامل ہے۔ بیکیٹیریا اور وائرس کے بارے میں طبی ماہرین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ کسی بھی چیز کی سطح پر آکر ٹھہر سکتا ہے۔¹⁷ چونکہ یہ کپڑوں پر، جسم کے مختلف حصوں اور بستر وغیرہ پر آکر ٹھہر سکتا ہے اس لیے احتیاط کے طور پر اپنے کپڑوں، لباس اور جسم کو صاف ستھرا رکھنا جدید میڈیکل سائنس کی رو سے کئی افادیت کے پہلو رکھتا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا بستر اور ہاتھوں کو جھاڑنے کا مبارک عمل سنت ہونے کے ساتھ ساتھ اس پہلو سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔

موذی جانوروں سے حفاظت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ آپ کو جو امع الکلم دیے گئے تھے۔ آپ ﷺ کے بعض فرامین ایسے ہیں جن کی تشریح کا عمومی پہلو تو حدیث کے شارحین نے بیان کیا ہے تاہم موجودہ دور میں ہونے والی تحقیقات سے اس میں نیا پہلو سامنے آیا ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ“¹⁸

”میں اللہ کے مکمل کلمات کے وسیلے سے پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے، ہر موذی جانور سے اور لگ جانے والی نظر سے۔“

اس دعا میں ”ہامۃ“ کا معنی موذی جانور ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق وائرس خوردبینی جاندار ہوتے ہیں جو نقل و حرکت کرتے ہیں اور ایک انسان کے بعد دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو کر بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ اس دعا میں ”ہامۃ“ سے پناہ مانگنے میں معنی کے لحاظ سے وائرس بھی شامل ہیں۔ یہ دعا بھی وبائی امراض سے نجات کے لیے معنوی مطابقت اور افادیت رکھتی ہے۔

قرآن کریم بالخصوص سورۃ الفاتحہ کی تلاوت:

رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم سے علاج کا طریقہ بتایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ”خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ“¹⁹ (قرآن کریم بہترین دوا ہے)۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ”عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ يَنْ: الْعَسَلِ، وَالْقُرْآنِ“ (دو شفاؤں کو لازم پکڑو: شہد اور قرآن)۔²⁰ جب کہ بعض احادیث میں ہے کہ ”فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ“ (سورۃ الفاتحہ ہر مرض کی دوا ہے)²¹۔

بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کا نام) پڑھنا اور اس کی معنویت:

فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ انسانی زندگی میں بہت اہم ہے۔ انسان ہر کام کی ابتدا خالق حقیقی کے نام سے کرے تو اس میں برکت ہوتی ہے اور جس کام میں اللہ کا نام نہ لیا جائے تو وہ بے برکت ہو جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ترجمہ: ”ہر وہ کلام یا اہم کام جو اللہ کے ذکر کے بغیر شروع کیا جائے وہ نامکمل اور بے برکت ہے۔“²² کھانے سے پہلے اللہ کا نام لینے سے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کھانا سامنے آنے پر یہ دعا پڑھے: ”بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ إِيَّاجَعْلُ فِيهِ رَحْمَةٌ وَشِفَاءٌ“²³ (ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کے سب ناموں سے بہتر ہے، اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دے سکتی، اے اللہ اس میں شفاء اور برکت ڈال دے۔) جو شخص کھانا کھانے کے بعد یا کھانا سامنے آنے پر یہ دعا پڑھے گا تو کھانے کی کوئی چیز اسے تکلیف نہیں پہنچائے گی۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“²⁴ (ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا ہے، جانتا ہے۔) یہ دعا پڑھتا ہے اسے صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جو صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے اسے شام تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کھانے پینے کی چیزوں میں جراثیم یا وائرس کا شامل ہو جانا سانسے تحقیق کے ذریعے ثابت شدہ امر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے امراض سے بچنے کے لیے جو روحانی تدبیر امت کو بتائی ہے اس کی افادیت اس سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ انسان کو جراثیم کے اثرات سے محفوظ فرمالتے ہیں خواہ ان چیزوں میں جراثیم کی موجودگی کا علم انسان کو ہو یا نہ ہو۔

درو شریف کا اہتمام:

**Preventive Measures Against Infectious Diseases and the
Teachings of The Prophet (S.A.W)**

درد شریف نہ صرف گناہوں سے بخشش کا ذریعہ ہے بلکہ درجات کی بلندی اور رحمتوں کے نزول کا باعث بھی، آلام، مصائب و مشکلات کا حل بھی، حاجات کی تکمیل، دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ اور شفاعت نبوی کا وسیلہ بھی ہے۔ درج ذیل درد شریف کے کلمات کثرت سے پڑھنے سے بیماریوں سے تحفظ کے ساتھ ساتھ دائمی بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ²⁵
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ ذَاٍ وَدَوَاٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ²⁶

مشکل حالات میں درد شریف کا اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے چونکہ تمام بیماریاں اللہ کے حکم سے ہی انسان کو لگتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے سے ہی ان بیماریوں سے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے اور درد شریف رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے: ترجمہ: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درد بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔“²⁷ مشکل حالات یا بیماری میں اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کی طرف متوجہ ہو جائے تو تمام مصائب و مشکلات اور بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔

رفاہ عامہ (Public Welfare)

مشکل حالات میں رفاہ عامہ (Public Welfare) کے کام کی بہت افادیت ہے۔ حضور ﷺ خاص ضروریات اور مشکلات میں لوگوں کو بطور خاص اس عمل کی طرف لوگوں کو متوجہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد خصوصی طور پر قابل توجہ ہے: ترجمہ: ”صدقہ مصائب و آفات کو ٹال دیتا ہے۔“²⁸ اسلامی تعلیمات میں مشکل وقت میں صدقہ کرنے کے بہت سے فضائل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قصے موجود ہیں جن کے لیے احادیث کی کتب سے مراجعت کی جاسکتی ہے۔ وبائی امراض اور اجتماعی مصیبت کی نازک صورت حال میں اس بات کی اشد ضرورت ہوتی ہے کہ دولت مند لوگ غرباء، کم آمدنی والے لوگوں، مزدوروں کی کفالت کریں اور ان کی دوائی، علاج معالجے اور دیگر حفاظتی اشیاء کی فراہمی کو ممکن بنائیں۔ موجودہ حالات میں وبا کے زمانے میں بہت سے مسلم اداروں نے رفاہی خدمات سرانجام دیں جس سے اس پیچیدہ صورت حال میں ضرورت مند انسانوں کی مشکلات کم کرنے میں مدد ملی۔ اچانک مخدوش صورت حال کی وجہ سے دنیا کے مختلف خطوں میں کروڑوں لوگ بے روزگار ہو گئے جس کی وجہ سے ایک شدید معاشی بحران نے جنم لیا۔ اگر اس بحران سے نجات نہ ملتی تو وبا کے ساتھ ساتھ غذائی قلت کا بھی مسئلہ پیدا ہو سکتا تھا لیکن رفاہی جذبہ رکھنے والے افراد اور اداروں کی بروقت تحریک سے اس صورت حال کو قابو پانے میں مدد ملی۔ اس صورت حال سے جدید تحقیقات یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہوئیں کہ رفاہی خدمات اور اخلاقی نظریہ کے اس پہلو کو بھی معتبر سمجھا جائے۔ Environmental and Resource Economics کا مقالہ نگار اس صورت حال میں تجویز دیتے ہوئے لکھتا ہے:

“Our results highlight the potential of moral appeals to induce intended private contributions to a public good or the reduction of externalities, which can help to overcome collective action problems for a range of environmental issues.”²⁹

(ii) وبائی امراض سے حفاظت کے لیے ظاہری تدابیر

وبائی امراض اور بیماریوں میں روحانی تدابیر اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ظاہری تدابیر اختیار کرنا بھی رسول اللہ ﷺ کے مبارک طرز عمل سے ثابت ہے۔ ظاہری تدابیر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بلا ضرورت سفر اور میل ملاقات سے گریز:

رسول اللہ ﷺ کے ایک فرمان کی تشریح و تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ وبائی امراض میں اگر کوئی ثواب کی خاطر تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اپنے آپ کو گھر میں محدود کر لے تو اسے شہید کی طرح اجر و ثواب ملے گا اگرچہ وہ زندہ رہے۔³⁰ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وبائی امراض یا بیماری پھیل جانے کے زمانے میں کم سے کم سفر کرنا چاہیے اور غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہ نکلا جائے۔ بیماری سے متاثر ہونے کے امکانات موجود ہوں تو گھر سے باہر نکلنا کوئی بہادری نہیں بلکہ حتی الامکان اپنے آپ کو اور دوسروں کو بچانے کے لیے ممکنہ اقدامات کرنے چاہئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا ہے³¹ لہذا خواہ مخواہ کا سفر پسندیدہ نہیں ہے۔ ضرورت کے وقت گھر سے باہر جانا ہو تو باہر جانے کی یہ دعا پڑھ کر جائیں: ”بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ گھر سے باہر جانا ہو تو مرد باہر نکلیں۔ عورتیں گھر کو وقت دیں۔ گھروں کو صاف ستھرا رکھیں گے تو بیماریوں کے امکانات بھی کم ہوں گے۔ جدید تحقیق متعدد تجربات کی روشنی میں یہ ثابت کر چکی کہ لوگوں کی آمد و رفت کے ذریعے وائرس پھیل سکتا ہے۔³² موجودہ دور میں لاک ڈاؤن اور ٹرانسپورٹ پر پابندی کا تصور اسی تحقیق کے نتیجے میں سامنے آیا ہے۔ بعض علاقوں میں جہاں وائرس یا اس سے متاثرہ افراد کی تصدیق ہوئی اس علاقے میں لوگوں کی آمد و رفت کو ممنوع قرار دیا گیا۔ یہ اقدامات جہاں سائنسی تحقیق کے مطابق کیے جاتے رہے ہیں وہاں ان سے رسول اللہ ﷺ کے گزشتہ بالا فرمان کی سائنسی تصدیق بھی ہو جاتی ہے کہ آپ نے تاکید کے ساتھ گھر میں بیٹھنے کو لازم قرار دیا ہے۔

علاوہ ازیں بیماری سے بچاؤ کی خاطر میل ملاقات نہ کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جذامی سے ملاقات کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ ہونا چاہیے۔³³ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے وبائی علاقوں میں آمد و رفت سے بھی منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ترجمہ: ”جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ کسی جگہ طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جہاں تم ہو وہاں اگر طاعون پھیل جائے تو اسے چھوڑ کر مت جاؤ۔“³⁴ جدید تحقیقات میں اس موضوع پر تفصیلی مطالعات موجود ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن شہروں میں لوگوں کی آمد و رفت زیادہ تھی وہاں جلدی وبا پھیل گئی اور تھوڑے ہی وقت میں بڑے چیلنج سے نمٹنا پڑا جب کہ وہ شہر جہاں لوگوں کی آمد و رفت کم تھی وہاں

وبا پھیلنے کا تناسب کم رہا یا وہ علاقے دیر سے متاثر ہوئے جس کی وجہ سے انہیں سنبھلنے اور وبا کے اثرات سے بچنے کے لیے حفاظتی تدابیر کو اختیار کرنے کا موقع مل گیا اور نسبتاً کم پیچیدگیاں پیدا ہوئی۔³⁵

ہاتھ اور منہ کی حفاظت، طہارت اور صفائی کا اہتمام:-

بیماریوں اور وائرسز سے بچنے کے لئے ڈاکٹرز کی طرف سے بار بار یہ ہدایت کی جا رہی ہے کہ اپنے ہاتھوں اور منہ کی حفاظت کریں۔ اس لیے وباء کے دوران احتیاطاً دوسرے لوگوں کو زبانی سلام کریں اور مصافحہ کرنے سے گریز کریں۔³⁶ ہاتھوں کی حفاظت کرنا، انہیں گندگی سے بچانا اور صاف ستھرا رکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ ﷺ نے خود بھی اپنے ہاتھوں کی بہت حفاظت فرمائی ہے نیز آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو کبھی کسی گندی یا ناپاک جگہ پر استعمال نہیں فرمایا۔ آپ نے اپنی امت کو بھی یہی تعلیم دی ہے۔ سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیزوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے جو پہلے سے ناپاک یا گندی ہو۔³⁷ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا۔ ہم جانتے ہیں کہ بیت الخلاء میں بیکیٹیریا اور وائرس کثیر تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فضائے حاجت کے مقامت کے بارے میں فرمایا کہ وہاں خبیث مخلوقات رہتی ہیں لہذا وہاں جانے سے پہلے انسان یہ دعا پڑھے۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“ (اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیث چیزوں سے)۔³⁸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء کرنے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح صاف فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے استنجاء کے لیے دائیں ہاتھ کو استعمال نہیں فرمایا جب کہ بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کے بعد اسے اچھی طرح صاف فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے استنجاء کے بعد اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑ کر یا مٹی سے اچھی طرح دھونے کی تلقین فرماتے تھے۔³⁹ آپ ﷺ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے۔ ہاتھ کے ساتھ چکنائی لگ جاتی تو ہاتھ کو دھوتے۔ سو کر اٹھنے کے بعد برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھونے کا حکم فرماتے تھے تاکہ اگر سوتے ہوئے ہاتھ پر کوئی نجس چیز لگ جائے تو اس کو دور کیا جاسکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ سے کتب حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا جو طریقہ روایت کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اچھی طرح دھوتے اور تین تین بار دھوتے تھے۔ ہاتھ اور پاؤں کو دھوتے ہوئے انگلیوں کے درمیان والی جگہ کو بھی اچھی طرح ملتے تھے۔ کتب احادیث میں ان موضوعات سے متعلق مستقل ابواب موجود ہیں۔ ہاتھ دھونے سے متعلق جو ہدایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان پر عمل کیا جائے اور دن میں کئی بار اچھی طرح ہاتھوں کو دھو لیا جائے تو انسانی صحت اور ہائی جین کے نقطہ نظر سے اس کے ہاتھ وائرس اور بیکیٹیریا سے بالکل محفوظ ہو جاتے ہیں۔

ناک اور منہ کی صفائی:

عمومی طور پر صحت مندر ہونے اور وبائی امراض سے بچنے کے لیے منہ اور ناک کی صفائی بہت ضروری ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نے بھی وبائی امراض اور خاص طور پر کورونا وائرس سے بچاؤ کے لیے بھی ناک اور منہ کی صفائی پر بہت زور دیا ہے۔⁴⁰ اسلام میں عبادات کے لیے وضو کو بنیادی اہمیت حاصل ہے جس میں ناک اور منہ کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ وضو کے دوران منہ اور ناک کے اندر اچھی طرح سے صفائی فرماتے تھے۔ مضمضہ (غراہ کرنا) اور استنشاق (ناک کی اچھی طرح صفائی کرنا) بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے جس سے انسان کا ناک اور حلق اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور میل پکھیل، دیگر امراض کا سبب بننے والے جراثیم باہر آجاتے ہیں۔ حضور ﷺ سے نماز کے علاوہ بھی وضو کرنا ثابت ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفائی کا یہ خاص طریقہ صرف نماز ہی کے لیے نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ضرورت کے وقت اختیار کیا جاسکتا ہے۔

ناک منہ اور ہاتھوں کی صفائی اور حفظان صحت کے لیے جدید تحقیق میں پرسل ہائی جین کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ پرسل ہائی جین سے متعلق جدید تحقیقات کے نتیجے میں ثابت ہو چکا ہے کہ حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنے سے انسان میں انفیکشن اور متعدد امراض سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔⁴¹ اسلامی تعلیمات کا مکمل نظم جس میں نماز، تلاوت اور دیگر عبادات شامل ہیں وہاں وضو اور طہارت کے معیارات کو لازم قرار دینا اس بات کی علامت ہے اسلامی فکر میں حفظان صحت کے اصول اسلامی معاشرے کو طبعی طور پر ان بیماریوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

مسواک:

مسواک رسول اللہ ﷺ کی مستقل سنت ہے۔ ارشاد نبوی ہے کہ اگر امت پر دشواری کا ڈرنہ ہو تا تو میں ہر نماز کے لیے لوگوں پر مسواک کو ضروری قرار دے دیتا۔ وضو کے علاوہ بھی مسواک کرنا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ میڈیکل سائنس کے ماہرین نے مسواک کرنے سے متعلق تحقیقات کی ہیں اور اسے انسانی صحت کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ منہ کی صفائی کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں۔ حضور ﷺ ہر وضو کے ساتھ، رات کو سوتے وقت، صبح کو بیدار ہوتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اور اس کے علاوہ بھی کئی مرتبہ مسواک فرماتے تھے۔⁴²

کیا وبائی حالات میں مذہب نفسیاتی طور پر تحفظ فراہم کرتا ہے؟

کورونا کے دوران ہونے والی تحقیقات میں اس پہلو پر بھی بحث کی گئی کہ اس مشکل صورت حال میں جہاں لوگوں کی سائنس سے وابستگی بڑھی ہے کیا اس صورت حال کے باعث مذہب نے اپنی اہمیت کھودی ہے؟ اس پر متعدد تحقیقات موجود ہیں۔ Hervormde Theologische Studies ریسرچ جرنل میں شائع شدہ تحقیق کے مطابق: ”کورونا وائرس کے مسئلے نے مذہبی اعتقادات کو جہاں کمزور کیا ہے وہاں یہ اعتقادات مزید مضبوط بھی ہوئے ہیں۔ کورونا میں اضافے کے دنوں میں لوگ اپنی روحانی صحت کی بہتری کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور مذہب کی طرف سے لاطعلقی کارویہ رکھنے والے افراد کو بھی مذہب کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر مذہب سے وابستگی کی وجہ سے نفسیاتی طور پر بہتری کو محققین نے تسلیم کیا ہے۔⁴³ بعض دیگر تحقیقات میں یہ جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ مذہب نے نفسیاتی دباؤ کو کم کر کے گھبراہٹ کی صورت حال کو کم کیا ہے۔⁴⁴ ان تحقیقات سے یہ ثابت

ہوتا ہے کہ وبائی امراض کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات میں جدید تحقیقات کی وجہ سے اگرچہ جدید میڈیکل کی اہمیت مزید واضح ہو کر سامنے آئی لیکن اس کی وجہ سے مذہب کی مقبولیت میں کمی نہیں آئی بلکہ مذہب پر لوگوں کے اعتماد اور یقین میں اضافہ ہوا ہے۔ حال ہی میں اس موضوع پر متعدد تحقیقات سامنے آئی ہیں جن پر مطالعہ و تحقیق کی ضرورت ہے۔

نتائج تحقیق

مندرجہ بالا تحقیق سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا نہ صرف سبق دیا ہے بلکہ آپ کی تعلیمات اور آپ کے طور طریقے سنت ہونے کے ساتھ ساتھ ایسی افادیت کے حامل ہیں جس کے نتیجے میں وبائی امراض اور دیگر جراثیم سے انسان کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ تعلیمات نبوی میں روحانی اور ظاہری تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ روحانی تدابیر انسان کی روحانی اور ذہنی صلاحیت کو بہتر کرتی ہیں جب کہ ظاہری تدابیر انسان اور معاشرے کو وبائی امراض اور جراثیم سے محفوظ رکھنے کا سبب بنتی ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تلقین فرمودہ طور طریقوں کی تصدیق جدید سائنسی تحقیق سے بھی ہوتی ہے۔ وہ طور طریقے جو ایک دینی مقصد اور عبادت کے لیے اسلام ہر شخص پر لازم قرار دیتا ہے وہ جدید سائنس بھی امراض اور جراثیم سے بچنے کے لیے تجویز کرتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور جدید سائنسی تحقیق کے ذریعے ثابت شدہ مندرجہ بالا تجاویز میں تفاوت نہیں ہے۔



حوالہ جات

- 1 - "Covid-19: Junior Doctors are Worried about their Physical and Mental Health." BMJ Publishing Group LTD, London, Accessed on December, 05 2021. <https://www.proquest.com/scholarly-journals/covid-19-junior-doctors-are-worried-about-their/docview/2387426778/se-2>
- 2 - Zhang, Qian, Rujun Zheng, Yan Fu, Qianqian Mu, and Junying Li. "Mental Health Consequences during Alerting Situations and Recovering to a New Normal of Coronavirus Epidemic in 2019: A Cross-Sectional Study Based on the Affected Population." *BMC Public Health* 21, (2021): 1-9. Accessed on December 05, 2021. doi: <http://dx.doi.org/10.1186/s12889-021-11550-w>.

³ - الحدید 57:23، 22- ترجمہ: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

Al-Hadid 57: 22,23. Translation by Maulānā Abul A‘lā Maudūdī

⁴ - الشوریٰ 42:30- ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری

Al-Shūrā 42:30. Translation by Maulānā Fateḥ Moḥammad Jālandharī

⁵. Al-Alawi, Mohammed, Roopa K. McCall, Alya Sultan, Naser Al Balushi, Tamadhir Al-Mahrouqi, Abdullah Al Ghailani, Hilal Al Sabti, Abdullah Al-Maniri, Sathiya M. Panchatcharam, and Hamed Al Sinawi. "Efficacy of a Six-Week-Long Therapist-Guided Online Therapy Versus Self-Help Internet-Based Therapy for COVID-19-Induced Anxiety and Depression: Open-Label, Pragmatic, Randomized Controlled Trial." *JMIR Mental Health* 8, no. 2 (02, 2021). doi: <http://dx.doi.org/10.2196/26683>. Accessed on December 09 2021.

⁶۔ ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن (بیروت: دار الرسالہ العالمیہ، 1430ھ) رقم: 1518

Abū Dā'ūd Sulaīmān ibn Ash'ath Al-Sijistāni, *Al-Sunan* (Beirūt: Dar Al-Risālah Al-Alamiya, 1430 AH) Ḥadith No. 1518

⁷۔ الطلاق 2:65۔ ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری

Al-Ṭalāq 65:2. Translation by Maulānā Fateḥ Muḥammad Jālandharī

⁸۔ مسلم بن حجاج نیشاپوری، المسند الصحیح (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1374ھ) رقم: 484

Muslim Ibn Ḥajjāj Naishāpūri, *Al-Musnad Al-Saḥīḥ* (Beirut: Dar 'Ihyā Al-Turath Al-'Arabi, 1374 AH) Ḥadith No. 484

⁹۔ الانبیاء 21:87۔ اس دعا سے متعلق حدیث میں ارشاد ہے کہ ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر دعا کو قبول فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو: محمد بن عیسیٰ الترمذی، السنن،

(مصر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي) رقم: 3505

Al-Anbiyā' 21:87

¹⁰۔ ابو داؤد، السنن، رقم: 832

Abū Dā'ūd, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 832

¹¹۔ مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، رقم: 2675

Muslim Ibn Ḥajjāj, *Al-Musnad Al-Saḥīḥ*, Ḥadith No. 2675

¹²۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن (مصر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي) رقم: 3548

Tirmidhi, Muḥammad bin Issā, *Al-Sunan* (Egypt: Mustafā Al-Bābi Al-Ḥalabi Library and Printing Company) Ḥadith No. 3548

¹³۔ ابو داؤد، السنن، رقم: 1505

Abū Dā'ūd, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 1505

¹⁴۔ طبرانی، أبو القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط (القاهرة: دار الحرمین، سن) رقم: 3178

Tabrāni, Abū Al-Qāsim Sulaīmān bin Aḥmed, *Al-Mu'jam Al-Awsat* (Cairo: Dar Al-Haramain) Ḥadith No. 3178

¹⁵۔ مکمل حدیث ملاحظہ ہو: مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، رقم: 2714

For complete text of Ḥadith see: Muslim Ibn Ḥajjaj, *Al-Musnad Al-Sahih*, Ḥadith No. 2714

¹⁶ - بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (بیروت: دار طوق النجاة، سن) رقم: 6319

Bukhāri, Muḥammad bin Ismā'il, *Al-Jāme' i Al-Ṣaḥīh*, (Beirut: Dār Touq Al-Najāt) Ḥadith No. 6319

¹⁷. "Evolution of bacteria" The Editors of Encyclopedia.: *Encyclopedia Britannica*. Accessed on December, 09 2021. <https://www.britannica.com/science/bacteria/Evolution-of-bacteria>

¹⁸ - بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، رقم: 3371

Bukhāri, *Al-Jāme' Al-Ṣaḥīh*, Ḥadith No. 6319

¹⁹ - ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، السنن (بيروت: دار احياء الكتب العربية، سن) رقم: 3501

Ibn Mājah, Abū 'Abdillāh Muḥammad bin Yazid Al-Qazwini, *Al-Sunan* (Beirut: Dar 'Iḥyā Al-Turath Al-'Arabi) Ḥadith No. 3501

²⁰ - ابن ماجه، السنن، رقم: 3452

Ibn Mājah, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 3452

²¹ - دارمي، عبد الله بن عبد الرحمن، المسند (طبع دون ناشر على نفقة الشيخ الزهراني) رقم: 3573

Dārmi, 'Abdullah bin 'Abdul Raḥmān, *Al-Musnad* (Reprinted without a publisher with investment by Sheikh Al-Zahrani) Ḥadith No. 3573

²² - احمد بن حنبل، المسند (بيروت: مؤسسة الرسالة، 1421هـ) رقم: 8712

Aḥmad Ibn Ḥanbal, *Al-Musnad* (Beirut: Mu'ssasa Al-Risālah, 1421 A.H.) Ḥadith No. 8712

²³ - بخاری، محمد بن اسماعیل، التاريخ الكبير (حيدر آباد دکن: دائرة المعارف العثمانية، سن) ج 4 ص 22

Bukhāri, Muḥammad bin Ismā'il, *Al-Tārikh Al-Kabir*, (Hyderabad Deccan: Da'irah M'arīf Uthmāniā) vol.4, p.22.

²⁴ - ابو داؤد، السنن، رقم: 5088

Abū Dā'ūd, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 5088

²⁵ - ابو الفدا اسماعيل حقي، روح البیان (بيروت: دار الفكر، سن) ج 7 ص 233

Abul-Fidā Ismā'il Haqqi, *Rūḥ Al-Bayān*, (Beirut: Dar Al-Fikr) vol.7, p.233.

²⁶ - محمد ہاشم سندھی، ذریعہ الوصول الی جناب الرسول (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، سن) 236

Muḥammad Hāshem Sindhi, *Zari'atul Wusūl 'ilā Janāb Al-Rasūl* (Karāchi, Maktabā Ludhyānvi)

²⁷ - ابوداؤد، السنن، رقم: 523

Abū Dā'ūd, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 523

²⁸ - محمد بن عيسى الترمذی، السنن، رقم: 664

Tirmidhi, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 664

²⁹ - Bos Björn, Moritz A. Drupp, N. Meya Jasper, and Martin F. Quaas. "Moral Suasion and the Private Provision of Public Goods: Evidence from the COVID-19 Pandemic." *Environmental and Resource Economics* 76, no. 4 (08, 2020): 1117-1138. Accessed on December 05, 2021. doi:http://dx.doi.org/10.1007/s10640-020-00477-2.

³⁰ - احمد بن حنبل، المسند، رقم: 26139

Aḥmad Ibn Ḥanbal, *Al-Musnad*, Ḥadith No. 26139

³¹ - مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، رقم: 1927

Muslim Ibn Hajjāj, *Al-Musnad Al-Saḥīḥ*, Ḥadith No. 1927

³² - Lemey, Philippe, Andrew Rambaut, Trevor Bedford, Nuno Faria, Filip Bielejec, Guy Baele, Colin A. Russell, et al. "Unifying Viral Genetics and Human Transportation Data to Predict the Global Transmission Dynamics of Human Influenza H3N2: E1003932." *PLoS Pathogens* 10, no. 2 (02, 2014): e1003932. doi:http://dx.doi.org/10.1371/journal.ppat.1003932. Accessed on December 05, 2021.

³³ - امام احمد بن حنبل، المسند، رقم: 581

Aḥmad Ibn Ḥanbal, *Al-Musnad*, Ḥadith No. 581

³⁴ - مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، رقم: 2219

Muslim Ibn Hajjāj, *Al-Musnad Al-Saḥīḥ*, Ḥadith No. 2219

³⁵ 1. Meng-Chun, Chang, Rebecca Kahn, Li Yu-An, Lee Cheng-Sheng, Caroline O. Buckee, and Chang Hsiao-Han. "Variation in Human Mobility and its Impact on the Risk of Future COVID-19 Outbreaks in Taiwan." *BMC Public Health* 21, (2021): 1-10. doi:http://dx.doi.org/10.1186/s12889-021-10260-7. Accessed on December, 09 2021.
2. Kuo, Pei-Fen and Chui-Sheng Chiu. "Airline Transportation and Arrival Time of International Disease Spread: A Case Study of Covid-19." *PLoS One* 16, no. 8 (08, 2021). doi:http://dx.doi.org/10.1371/journal.pone.0256398. Accessed on December, 09 2021.

³⁶. Advice for the public: Coronavirus disease (COVID-19): Keep yourself and others safe: Do it all!, *World Health Organization*, 31 March 2020. Accessed on December, 14 2021.

<https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019/advice-for-public>

³⁷۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم: 156

Bukhāri, *Al-Jāme' Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadith No. 156

³⁸۔ ابوداؤد، السنن، رقم: 4995۔ خمیث سے خمیث جن مراد لیے جاتے ہیں مگر یہ جن کے الفاظ کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ اس طرح اس سے دیگر جنس

کے مذکر اور مؤنث مراد ہو سکتے ہیں۔

Abū Dā'ūd, *Al-Sunan*, Ḥadith No. 4995

³⁹۔ تفصیل ملاحظہ ہو: بخاری، الجامع الصحیح، رقم: 156

For details see: Bukhāri, *Al-Jāme' Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadith No. 156

⁴⁰. Advice for the public: Coronavirus disease (COVID-19): Wear a mask properly, *World Health Organization*, 31 March 2020. Accessed on December, 14 2021.
<https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019/advice-for-public>

⁴¹ - Hyun, Jung Yoo. "Effects of Personal Hygiene Habits on Self-Efficacy for Preventing Infection, Infection-Preventing Hygiene Behaviors, and Product-Purchasing Behaviors." *Sustainability* 13, no. 17 (2021): 9483. doi:<http://dx.doi.org/10.3390/su13179483>. Accessed on December, 05 2021.

⁴²۔ ملاحظہ ہو: بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء اور باب السواک

See: Bukhāri, *Al-Jāme' Al-Ṣaḥīḥ*, Chapter on Wuḍū' & Siwāk

⁴³ - Ilyashenko, Lubov K., Tatyana N. Ivanova, and Leisan N. Khasimova. "The Relationship between Religion and Psychological Resilience Against COVID-19." *Hervormde Teologiese Studies* 77, no. 1 (2021). doi:<http://dx.doi.org/10.4102/hts.v77i1.6486>. Accessed on December, 05 2021.

⁴⁴. Wibisono, Muhammad Y., Dody S. Truna, and Mohammad T. Rahman. "Turning Religion from Cause to Reducer of Panic during the COVID-19 Pandemic." *Hervormde Teologiese Studies* 77, no. 4 (2021). doi:<http://dx.doi.org/10.4102/hts.v77i4.6366>. Accessed on December, 05 2021.